REGD. E. P. No. 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ | ۷ رتبوک ۱۳۳۴ ہش ۔ ۱۹ رمحرم ۱۳۷۵ھ ۔ ۷ رستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق اطلاعات

(زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲۷ راگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ بخیریت زیورچ پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

۲۸ راگست (تار منجانب مبلغ سوئٹزرلینڈ) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں مقامی جماعت نے دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ دعوت میں احمدی احباب کے علاوہ مقامی معززین اور اخباری نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ خاکسار نے اور ایک سوس نومسلم نے سپاسنامے پیش کئے۔ حضور نے ان کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ مغربی اقوام نے اگرچہ ابھی تک صداقت کو نہیں پہچانا۔ لیکن جلدی وہ وقت آئے گا جبکہ وہ اسلام کو قبول کریں گی۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے اپنے آپ کو وابستہ کرلیں گی۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے سرانجام دیئے۔ چوہدری صاحب موصوف نے حضور کی تقریر کا انگریزی میں اور خاکسار نے جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔" ناصر احمد۔

۲۹ راگست (تار منجانب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر) آج ڈاکٹر روزنیبر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا آخری معائنہ کیا۔ اور حضور کی صحت کو مکمل طور پر تسلی بخش قرار دیا۔ الحمد للہ

۳۱ راگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج زیورچ کے ایک مشہور ادارہ Swiss Society for Free Thought میں "اسلام کی روح اور اس کی بنیادی اصول" کے موضوع پر انگریزی میں ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ بعد میں جرمن زبان میں حضور کی تقریر کا ترجمہ سنایا گیا۔ حاضرین نے تقریر نہایت دلچسپی کے ساتھ سنی۔

بعد میں تبادلۂ خیالات کے دوران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دلچسپ سوالات کے جواب دیئے۔ خلیل ناصر۔ (الفضل)

کراچی ۵ رستمبر (بذریعہ تار ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ شام) الحمد للہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قافلہ سمیت بخیریت پہنچ گئے۔ افتر احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمارے سروں پر بصحت و عافیت تادیر سلامت رہنے کے لئے دعائیں فرماتے رہیں تا یہ بابرکت زمانہ اور بھی ممتد ہو اور اقوام عالم آپ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں۔

کرشن ثانی اور وید

از مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل شاہجہانپور

پیارے ہندو بھائیو! آپ کا عقیدہ ہے۔ کہ ہندوستان سنسکرتی پراچین سنسکرتی ہے۔ اور جتنی وسعت اور فراخدلی ہندوستان سنسکرتی میں موجود ہے اتنی فراخدلی کسی دوسرے تہذیب و تمدن میں نہیں بہتوں کو اس میں کلام ہو سکتا ہے۔ مگر اتنی بات ضرور واضح ہو جاتی ہے۔ کہ آپ نے بعض ان بزرگ ہستیوں کو بھی ایشور کا اوتار مان لیا۔ جو بلحاظ آپ کے اصولوں کے ناستک تھے۔

آپ کا اصول ہے۔ کہ جو شخص وید کو خدا تعالیٰ کا کلام مانتا ہے وہ آستک ہے۔ اور جو وید کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں مانتا۔ اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کا قائل ہو۔ آپ کے نزدیک ناستک ہے۔ اسی نقطۂ نگاہ سے ایک عرصہ تک مہاتما بدھ کو ناستک مانا گیا۔ کیونکہ انہوں نے ویدوں کو نہ صرف یہ کہ کلام الٰہی ہی نہیں مانا۔ بلکہ ان کا گھور کھنڈن کیا ہے گویا بدھ لٹریچر میں ویدوں کے محل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی تھی۔ لیکن پھر بھی پراچین سنسکرتی کے سدھانت انوسار ہندو جاتی نے ناستک بدھ کو ایشور کا سچا اوتار تسلیم کر لیا۔ اور اس طرح اپنی وسعتِ قلبی کا ثبوت دیا۔ آج تک بیسیوں مت۔ متانتر بھارت بھومی میں پیدا ہوئے۔ جو ایک دوسرے کے مخالف رہے ہیں۔ لیکن آخر کار ان کے بانیوں کو سچا مان لیا گیا۔

بھائیو! بھارت ورش نے آج کے پُرظلمت اور دہریت کے ماحول میں ایک اوتار کو جنم دیا ہے آج کی ادھرمی کا آپ کو اقرار ہے۔ اور شری کرشن جی کے قول

(گیتا ادھیائے ۴ شلوک نمبر ۷)

کو آپ نے کلجگ میں پورا ہوتا دیکھ لیا۔ زمانہ کی ضرورت اور بھارتیہ پراچین سنسکرتی آپ کا فرض قرار دیتی ہیں۔ کہ آپ کلجگ کے اکلنکی اوتار شری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو سچا مان کر شانتی حاصل کریں۔

کرشن جی مہاراج کو ان کے سمے میں بہتوں نے نہیں پہچانا تھا۔ یہاں تک کہ ان سے یدھ کئے گئے۔ اور یہ ریت آدی کال سے چلی آرہی ہے۔ کہ اوتار کو اس کے سمے میں بہت کم لوگ پہچان پاتے ہیں۔ کیونکہ اوتار ان لوگوں کو اوپرا دکھائی پڑتا ہے۔ وہ اس کو ناستک جان پڑتا ہے۔ وہ اسے اپنا مخالف سمجھتے ہیں۔ یہ سارے شکوک قلت تدبر کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ہندو بھائی تدبر و غور کریں گے۔ تو یقیناً وہ ستیہ مارگ کو پا لیں گے۔ کرشن جی مہاراج کو بعض بھائی ناستک کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ مہاراج نے ویدوں کے بعد گیتا کا اُپدیش دیا۔ مہاویر اور مہاتما بدھ جیسے مہان ویکتیوں کو تو عرصہ تک ناستک کہا گیا اور مانا گیا۔ لیکن کرشن ثانی کسی لحاظ سے بھی ناستک نہیں۔ بلکہ آستک ہیں۔ کیونکہ آپ کا اور آپ کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ویدوں کا نزول خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ اور وید اپنے زمانے میں لوگوں کے لئے نورِ ہدایت تھے۔ یہ امر الگ ہے کہ ویدوں میں الحاقی حصہ بڑھ گیا ہے۔ اور تفاسیر نیز بھاشیہ کاروں نے ویدوں کو ان کے اصلی مقام سے گرا دیا ہے۔ کرشن قادیانی جی ویدوں کے بارے فرماتے ہیں:۔

"میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں۔ کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو۔ کہ جو نہ صرف خلافِ عقل ہو۔ بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخل اور کینہ کا داغ لگاتی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی الہامی کتاب پر ایک زمانہ دراز گذر جاتا ہے۔ تو اس کے پیرو کچھ بباعث نادانی کے اور کچھ بباعث اغراض نفسانی کے سہواً یا عمداً اس کتاب پر حاشیے چڑھا دیتے ہیں"۔

(پیغام صلح ص ۱۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

اس بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی .... تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے۔ کہ وید انسان کا افترا نہیں۔ انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی۔ کہ کروڑوں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے۔ اور پھر ایک دائمی سلسلہ قائم کر دے"۔

(پیغام صلح ص ۲۳)

چونکہ اور حاشیہ کاروں کے باعث بہت سی ایسی باتیں بردہ ویدوں کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ جن کو غیرت انسانی برداشت نہیں کر سکتی اور جن کی موجودگی میں مسلمان تو کیا مہاتما گاندھی جیسے مہاپرش ہندو ہوتے ہوئے بھی ویدوں کو الٰہی کلام نہیں مانتے تھے۔ کیونکہ الٰہی کلام میں ایسی بے حیائی کی باتیں نہیں ہو سکتی ہیں۔ ایسی بے حیائی کی تعلیمات کو تردید کرتے ہوئے کرشن جی ثانی فرماتے ہیں:

"ہم قبول نہیں کر سکتے۔ کہ درحقیقت یہ وید کی تعلیم ہے۔ بلکہ ہماری نیک ظنی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے۔ کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ اور چونکہ وید پر ہزارہا برس گذر گئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ مختلف زمانوں میں بعض ویدوں کے بھاشکاروں نے کئی قسم کی کمی بیشی کی ہو گی۔ پس ہمارے لئے وید کی سچائی کا یہ ہی ایک دلیل کافی ہے۔ کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ اور ممکن نہیں۔ کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے۔ جو کسی مفتری کا کلام ہے"۔

(پیغام صلح ص ۲۵)

"اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں

(باقی ص ۷)

ملک صلاح الدین پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب کا سانحۂ ارتحال

حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب کا سانحۂ ارتحال جماعت احمدیہ کے لئے ایک قومی نقصان کا رنگ رکھتا ہے۔ آپ مغربی افریقہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے بعد ۱۹۲۲ء میں بھجوائے گئے۔ اور آپ نے سات سال تک نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ اس غیر حاضری میں آپ کی والدہ محترمہ اور ایک جوان ہمشیرہ (جو خاکسار کی چچی تھیں) بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ ۱۹۲۹ء میں واپس آکر آپ نے شادی کی۔ اور ۱۹۳۳ء میں دوبارہ آپ کو مغربی افریقہ بھیجا گیا۔ اس عرصہ میں آپ کے والد بزرگوار اور دو بہنوئی ایک بہن۔ دو جوان ہمشیرہ (جو خاکسار کے تایا۔ چچا اور نانی اور پھوپھا زاد بھائی تھے) ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے لیکن حضرت حکیم صاحب برابر مستقل مزاجی سے اپنے کام میں مصروف رہے۔ اس عرصہ میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کام کرنے کی وجہ سے مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکیم صاحب محترم کو وہاں سے واپس آجانے کی اجازت بھی مل گئی تھی۔ اور آپ کے ورثاء اور خصوصاً والد صاحب کی خواہش بھی تھی۔ کہ وہ اپنے بیٹے سے اپنی زندگی میں ملاقات کر سکیں لیکن ان صدمات اور پھر اقارب کی کشش کے باوجود آپ ان جذبات پر خدمت سلسلہ کو ترجیح دیتے رہے کیونکہ اس وقت بعض سرکردہ افریقنوں نے جماعت میں ایک فتنہ پیدا کر دیا تھا۔ اور سالہا سال تک عدالت میں مقدمہ چلتا رہا۔ جس کی پیروی حضرت حکیم صاحب نہایت توجہ اور محنت اور کامیابی سے کر رہے تھے۔ آپ نہیں چاہتے تھے۔ کہ مقدمہ کو ایسی حالت میں چھوڑا جائے۔ کہ ممکن ہے آپ کی غیر حاضری میں سلسلہ کو نقصان پہنچے۔ چنانچہ باوجودیکہ چھ سات سال بعد آپ کو آجانے کی اجازت مل چکی تھی۔ اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی علیل رہتی تھیں۔ لیکن ان سب جذبات کی قربانیاں کرتے ہوئے آپ چودہ سال تک متواتر وہاں قیام پذیر رہے۔ اور اس وقت واپس تشریف لائے۔ جبکہ آپ کے چھوٹے چھوٹے دونوں بچے جوان ہو کر میٹرک تک پہنچ چکے تھے۔ حضرت حکیم صاحب نے سالٹ پانڈ اور نائیجیریا میں قابل قدر کام کیا۔ اور سلسلہ کے استحکام کا موجب ہوئے۔

آپ نے اپنی عمر عزیز کا بہترین حصہ سلسلہ کی خدمت میں صرف کیا۔ اور خندہ پیشانی سے صرف کیا۔ آپ ہنس مکھ لیکن سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔ اور طلب علم میں کسی قسم کا عار نہ رکھتے تھے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے میرے ساتھ یہ طے کیا کہ مجھے انٹرنس کی انگریزی پڑھاتے اور مجھ سے مشکوٰۃ شریف پڑھتے۔ میری نوعمری کے باوجود مجھ سے تعلم کو ناپسند نہیں کیا۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ (مدفون بہشتی مقبرہ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل دعویٰ کے ملاقاتیوں میں سے تھے۔

۲ ستمبر کو مکرم و محترم مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان نے خطبہ ثانیہ میں حضرت حکیم صاحب اور ان کے والد بزرگوار کی بعض باتوں کا ذکر کیا۔ اور بعد جمعہ جنازہ غائب پڑھایا۔

احباب و بزرگان کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور نئی پود کو ایسے بزرگان کا صحیح جانشین بنائے تا سلسلہ احمدیہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا رہے۔ آمین ⁂

درخواست ہائے دعا

۱۔ مورخہ ۲۲ راگست ۱۹۵۴ء منگل کے دن حافظ الحاج ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب مرحوم و مغفور محقق دہلی اور بیگم شفیع کی سب سے بڑی لڑکی سیدہ تسنیم شفیع کا لاہور میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

احباب اور خاص طور سے درویشان قادیان سے مرحومہ کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو فردوس بریں میں جگہ عطا فرمائے۔ (سید حمید احمد لاہور)

۲۔ ماہ جون میں خاکسار نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ عنقریب نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ازراہ کرم کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خلیل الدین احمد ٹیچر نیالی اڑیسہ)

۳۔ مکرمی مولوی عبدالحفیظ صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگال سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ درد دل سے انکے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد بشیر حمد جنرل سکرٹری ڈھاکہ انجمن احمدیہ)

۴۔ ایک غیر مسلم دوست مکھن سنگھ صاحب سکنہ شورا پور رملانہ وکن ایک عرصہ سے بعض مقدمات سے دوچار ہیں۔ اور سخت پریشان ہیں۔ ان کی مقدمات میں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

۵۔ میرا لڑکا عزیز ڈاکٹر محمد احمد عدن میں بعارضہ درد نقرس دیر سے بیمار ہے۔ ان دنوں تکلیف زیادہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ (حاجی محمد دین تہالوی از قادیان)

اخبار عالم احمدیت

حضور کی بخیریت واپسی کیلئے دعا و صدقات

کراچی ۲۶ راگست جمعہ میں احباب کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے ساتھ مراجعت کے لئے دعاؤں و صدقات کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ ایک کثیر رقم جمع ہوگئی۔ جس سے آئندہ جمعہ تک روزانہ بکرے ذبح کئے جائیں گے۔ قبل ازیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد مدظلہ العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی اجتماعی دعا اور بطور صدقہ بکرے ذبح کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

سیلاب زدگان کی امداد

ڈھاکہ ۳۱ راگست۔ مشرقی پاکستان کا موجودہ سیلاب گذشتہ سال کے سیلاب سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ میلوں میل تک پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک وفد ایک علاقہ میں گیا۔ جہاں کشتیوں پر سارے گاؤں کا چکر لگایا گیا۔ وہاں مکانوں میں چھ چھ فٹ کھڑا ہے۔ ان میں راشن اور ادویہ تقسیم کی گئیں۔ بنگال میں جماعت دو مرکزوں میں ریلیف کا کام کر رہی ہے اور راشن۔ ادویہ کے علاوہ نقدی سے بھی سیلاب زدگان کی امداد کی جاتی ہے۔

ایک وفد نے عزت مآب وزیر اعلیٰ سے مل کر بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ریلیف کے لئے ایک معقول رقم ارسال کی ہے۔ اور اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کیں۔ انہوں نے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کو اگلے روز ملنے کے لئے فرمایا۔ تا جماعت کے سپرد کام کرنے کے لئے ایک مرکز کیا جا سکے۔ ایک اور وزیر نے بھی ملاقات میں یقین دلایا۔ کہ حکومت جماعت احمدیہ کی ریلیف کے کام میں ہر ممکن مدد کرے گی۔

اخبار احمدیہ

مغربی پنجاب۔ ایک احمدی نوجوان مکرم منیر احمد صاحب رشید ولد مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب سنوری بی۔ ایس۔ سی (آنرز) میں ۴۳۱ نمبر حاصل کرکے یونیورسٹی بھر میں اول آئے ہیں۔ آپ قبل ازیں بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں بھی یونیورسٹی بھر میں اول اور میٹرک کے امتحان میں دوم رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو سلسلہ اور خود اس نوجوان کے لئے مبارک کرے اور مزید ترقیات کے مواقع عطا فرمائے۔

لاہور۔ ۳۱ راگست۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بحیثیت مجموعی بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ البتہ آپ کی بیگم

لائل پور۔ گذشتہ بارشوں کے موقعہ پر مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے متاثرہ اشخاص کی ہر ممکن مدد کرنے کی پیشکش کی۔ اور ربوہ سے قائم مقام نائب صدر صاحب و معتمد صاحب بھی آئے۔ اور علاقہ متاثرہ کا جائزہ لیا۔ اور متاثرہ افراد سے اظہار ہمدردی کیا۔

جھنگ مگھیانہ۔ یہاں متواتر بارش سے مکانات گرنے شروع ہوئے۔ جماعت احمدیہ نے ملبوں میں سے لوگوں کو نکالا۔ مکانات کی مرمت میں مدد دی۔ اور لوگوں کی بلاتفریق مذہب و ملت مدد کی۔ جبکہ دوسرے لوگوں اور مساجد کے اماموں نے مدد سے انکار کر دیا۔

ڈیرہ غازیخاں۔ یہاں تباہ کن سیلاب آچکا ہے۔ ایک احمدی گاؤں بھی اس کی نذر ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ نے شہر میں کیمپ کھولا۔ اور مفت لنگر جاری کیا۔ آٹا اور نقدی تقسیم کیا۔ اور سب سے مشکل کام بھی کیا۔ یعنی مخدوش مکانات میں سے لوگوں کا سامان نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچایا۔ دبے ہوئے سامانوں کو نکالا۔ مخدوش دیواروں وغیرہ کو گرا دیا تا نقصان نہ ہو۔ اس کام میں بے جگری سے جماعت احمدیہ کے بچوں اور بوڑھوں نے کام کیا۔ جس کی پیروی میں تین دن بعد دوسرے گروہوں نے بھی کام شروع کر دیا۔

صاحبہ محترمہ کو ابھی کمزوری بہت ہے اور بلڈ پریشر بھی کچھ زیادہ ہے۔ احباب ہر دو کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سکندر آباد۔ حضرت عرفانی صاحب کبیر اور محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی حالت روبصحت ہے۔ احباب ہر دو بزرگوں کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان۔ ۲۹ راگست۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ مقدمہ واپسی جائیداد کے تعلق میں بٹالہ گئے اور پھر سلسلہ کے بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے چنڈی گڑھ جا کر بعض محترم وزراء سے ملاقات کی۔

۳ ستمبر۔ مکرم ملک صاحب و مکرم قریشی عطاء الرحمن صاحب ناظر بیت المال جائیدادوں کی واپسی کے مقدمہ کے سلسلہ میں جو بعدالت اسسٹنٹ کسٹوڈین سردار مہتاب سنگھ صاحب پیش ہوئے۔

۵ ستمبر۔ لجنہ اماءاللہ کے زیر اہتمام بیت الدعا میں حضرت اماں جان کے دالان میں تمام مقامی مستورات نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی بخیریت واپسی کے لئے اجتماعی دعا کی۔ ۴ ستمبر ظہور احمد صاحب گجراتی درویش

کرم الٰہی صاحب ... ۲۶ راگست کو عبدالحمید صاحب ناصر آبادی درویش کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا جس کا نام عبدالرشید رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

انتقال لاہور۔ ۴ ستمبر۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ جماعت کے ایک ممتاز بزرگ حضرت مولوی عبدالمغنی خاں صاحب سابق ناظر بیت المال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

نوجوان اس رنگ میں سلسلہ کی خدمت کریں کہ اسلامی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے

لندن میں عید الاضحیٰ کی تقریب کے لئے احمدی نوجوانوں کو ضروری ہدایات

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۵ء

تعوذ اور تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اگرچہ یہاں پر

اکثر دوست اردو سمجھنے والے ہیں

اس لئے میں خطبہ تو اردو میں دوں گا۔ مگر انگریزی بولنے والوں کے لئے میں نے عزیزم خلیل احمد ناصر کو کہا ہے۔ کہ وہ بعد میں اختصار کے ساتھ انگریزی میں ترجمہ کر دیں۔ مجھے ساڑھے تین بجے ڈاکٹر کے پاس پہونچنا ہے۔ اس لئے میں اس وقت مختصراً نوجوانوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

عید کی تقریب قریب آرہی ہے

ایسے موقعہ پر تمام نوجوانوں کو بالعموم اور طالب علموں اور ان مبلغین کو جو اب یہاں متعین ہوں گے۔ بالخصوص توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔

مرکز میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر قریباً پچاس ہزار مہمان ہر سال آتے ہیں جن کے لئے مرکز میں رہنے والے احباب سارا انتظام کرتے ہیں۔ یہاں پر ایسے موقعہ پر نہ تو اتنے آدمی ہوں گے۔ اور نہ ہی اتنا کام۔ کوئی وجہ نہیں کہ اگر یہاں پر رہنے والے نوجوانوں کے ماں باپ جو قربانی کرتے ہیں وہ یہ نہ کر سکیں وہ تو کماتے ہیں۔ اور اس میں سے مہمانوں کے لئے بھی خرچ کرتے ہیں۔ اور یہاں کے نوجوانوں کو جو بالعموم طالب علم ہیں۔ اور اپنے اخراجات اکثر اپنے ماں باپ سے ہی لیتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ جب کمانے والے یہ قربانی کر سکتے ہیں۔ تو ان کے بچے ویسی ہی قربانی یہاں نہ کریں۔

نوجوانوں کو چاہیئے کہ اس موقعہ پر اس رنگ میں خدمت کریں۔ کہ

سلسلہ کے لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت

ہو۔ پھر کھانا کھلانے میں ہر طرح کی مدد کریں۔ آج کل کے کام کے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ رہے اور ادب و احترام کے ساتھ ہر طرح کی خدمت کی جائے۔ اور اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو۔ تو اس پر مناسب معذرت کی جائے۔ لٹریچر کی اشاعت کے علاوہ

عید فنڈ کی طرف بھی توجہ

کرنی چاہیئے۔ لندن میں اگر چندہ باقاعدہ طور پر جمع ہو۔ تو تقریباً سو پونڈ ماہوار آسانی سے جمع ہو سکتا ہے۔ مگر یہ کام تبھی ہو سکتا ہے جب سب ملکر کام کریں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ کشمیر میں جب کشتی کو جھیل سے دریا میں منتقل کیا جاتا ہے تو پانی کی سطح دوسری طرف اونچی ہونے کی وجہ سے غیر معمولی طور پر زور لگانا پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر کشتی کے سارے مرد مل کر

"لا الہ یا اللہ ھے"

کا نعرہ لگاتے ہیں۔ اور وہ مل کر کشتی کو کھینچتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جب کشتی اس طرح سے کھینچ نہ سکے۔ تو سب مل کر "یا شیخ ہمدان" کا نعرہ لگاتے ہیں اور اگر اس پر بھی نہ کھینچ سکے۔ تو سب مل کر "یا پیر دستگیر" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ چونکہ ان لوگوں میں خدا کی نسبت پیر دستگیر کے لئے زیادہ

جذباتی تعظیم

ہوتی ہے۔ اس لئے اس نعرہ کا اتنا اثر ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف مرد بلکہ تمام عورتیں اور بچے بھی کشتی کو دھکیلنا شروع کر دیتے ہیں اور کشتی پار ہو جاتی ہے۔ پس اگر یہاں بھی سب مل کر کام کریں۔ تو انشاء اللہ خوشگوار نتائج نکلیں گے۔

لیس الخبر کالمعاینۃ

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

از مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ زیل کلکتہ

مخبر صادق سرور کائنات حضرت رسول مقبول صلعم کا مذکورہ بالا ارشاد لیس الخبر کالمعاینۃ ایسا سچا اور پکا ہے کہ دنیا میں مشہور ضرب المثل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر اس سے صرف یہی سمجھا جاتا ہے کہ کانوں سنی آنکھوں دیکھی برابر نہیں۔ حالانکہ یہ تو ظاہری مفہوم ہے ورنہ باطنی طور پر اس کے اندر ایک زبردست انتباہ مخفی ہے اور آج یہی انتباہ ہمارا موضوع بحث ہے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ جب کوئی شخص ایک چیز کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے۔ تو جو اثرات اس کے دل و دماغ پر مرتسم ہوتے ہیں۔ وہ اپنی دلنشینی، اثر اندازی اور قوت و شوکت کے اعتبار سے ایسا رنگ رکھتے ہیں کہ سنی سنائی کہانی، قصہ اور افسانہ اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

اس بیان کی تائید میں بلا پس و پیش یہ حدیث نبوی پیش کی جاتی ہے کہ "خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشوا الکذب" یعنی ایمان و عمل کے لحاظ سے بہترین صدی وہ ہے۔ جس میں حضرت رسول مقبول صلعم بنفس نفیس زندہ موجود ہیں اس کے بعد دوسری صدی اور پھر تیسری، بعدہٗ ملمع سازی اور ریاکاری کا دور دورہ ہوگا

ظاہر ہے کہ اس حدیث میں اہل اسلام ہی مخاطب ہیں۔ اور انہی کو ان کے حال اور مستقبل کی خبر دی گئی ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ انہیں قبل از وقت ہوشیار کر دیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی آنیوالی نسلوں کی صحیح تربیت کی طرف بطور خاص متوجہ ہوں اور حتی المقدور ان کے ایمان و عمل کی حفاظت کا بندوبست کریں۔

رہا یہ سوال کہ مسلمانوں کے حال و استقبال میں اتنا خوفناک فرق کیوں ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اوائل میں ایمان لانے والے خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ اور نو بنو نشانات کے چشم دید گواہ تھے۔ اور ان کا ایمان گویا رؤیت باری پر مبنی تھا۔ انہوں نے اسلام و بانیٔ اسلام کی راستبازی کو بذات خود پرکھا۔ آزمایا اور سو لہ آنے برحق پایا۔ اسلئے وہ بنیان مرصوص کا حکم رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ظلم و ستم، جبر و اکراہ اور آزمائش و ابتلا ان کے پائے ثبات کو ہلا نہ سکا۔ چنانچہ ان کا عزم و ارادہ فداکاری و ایثار، ریاضت و مجاہدہ، صبر و استقلال، علم و بردباری، شجاعت و بسالت، سچائی و راستبازی، باہمی ہمدردی و بہی خواہی، قناعت و سیر چشمی، زہد و تقویٰ۔ غرض ہر وصف رنگ میں کی حیثیت رکھتا ہے اور ان کے یہ مناقب تاریخ عالم میں جابجا بکھرے نظر آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بطور نمونہ صرف دو واقعے درج کئے جاتے ہیں۔

جب حضرت رسول مقبول صلعم ہجرت کر کے بال و پر مہاجرین سمیت مدینہ پہنچے تو حضور نے انصار و مہاجرین کے درمیان مواخاۃ یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا۔ اس کے نتیجہ میں ایثار نفسی اور سیر چشمی کے ایسے ایسے دلکش نظارے دیکھنے میں آئے کہ ہائے و شائد۔ انصار نے اپنی زمینیں، باغات اور جائدادیں تک مہاجرین کے حوالے کر دیں۔ مدینہ کے انصار کے ایک رئیس حضرت سعد بن ربیع نے اپنے مہاجر بھائی حضرت عبدالرحمن بن عوف کو یہاں تک پیشکش کر دی کہ وہ اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دیدیتے ہیں۔ عدت گذرنے کے بعد اس سے نکاح کر لیں۔ مگر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے انتہائی تشکر اور احسانمندی سے یوں فرمایا کہ "آپ کا مال و منال اور اہل و عیال سب کچھ آپ کو مبارک ہو۔ مہربانی کر کے مجھے بازار کا راستہ بتا دیجئے تاکہ میں توکل بر خدا میدان عمل میں قسمت آزمائی کر سکوں؟"

اللہ اللہ! انصار کا ایثار اور مہاجرین کی سیر چشمی بلاشبہ یہ وہ فضائل ہیں جن پر انسانیت کو ناز ہے۔

اسی طرح ایک میدان جنگ میں جبکہ گھمسان کا رن پڑا تھا۔ اور کشتوں کے پشتے لگ رہے تھے، کچھ مجاہدین اسلام زخموں سے چور چور، پہلو بہ پہلو لیٹے ہوئے مارے پیاس کے جاں بلب تھے۔ کہ اتنے میں ساقی آیا۔ اور ان میں سے ایک مجاہد کے منہ میں پانی ٹپکانے کیلئے آگے بڑھا مگر اپنا رنفس کا یہ عالم کہ اس نے اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کیا کہ پہلے اس کے ہونٹ تر کئے جائیں۔ ساقی وہاں پہنچا تو اس نے تیسرے کی طرف اشارہ کیا، علیٰ ہذا القیاس ہر جانباز اپنی ذات پر اپنے بھائی کو ترجیح دیتا چلا گیا۔ تا آنکہ جب ساقی آخری زخمی کے پاس آیا دیکھا کہ اس کی روح پرواز کر چکی ہے۔ وہ فوراً پلٹا اور یکے بعد دیگرے ایک ایک کے پاس پہنچا۔ مگر آہ! ان کا آب و دانہ ختم ہو چکا تھا۔ اور وہ جام شہادت نوش کر چکے تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

غرض اوائل میں ایمان لانے والوں کا تو یہ حال تھا لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ دیدہ شنیدہ میں ✕۔ معاینہ خبر میں اور مشاہدہ قصہ کہانی میں تبدیل ہونے لگا۔ آخر نوبت اینجا رسید کہ آنیوالی نسلوں کا ایک انسانوی ایمان بن کر رہ گیا۔ دینی ولولے جاتے رہے مذہبی جوش و خروش سرد پڑ گیا۔ حلاوت ایمان کی جگہ مرارت آگئی۔ باہمی مواخاۃ اور ہمدردی کا نام و نشان نہ رہا اور خلوص و عقیدت کے بجائے نفاق و بدعقیدگی راہ پا گئی۔ (ماہنامہ ... ربانی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالات سفر

از مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

سوئٹزرلینڈ ۵؍۶؍۵۵ آج دس بجے حضور نے ایک مقامی مشہور اخبار Newe Zurcher Zeitung کے Foreign Editor مسٹر ڈاکٹر سٹرائیف (Dr. Strief) سے ملاقات فرمائی۔ ڈاکٹر موصوف کو حضور سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کے ساتھ وہ حضور سے ملنے آئے۔ اور ایک گھنٹہ تک حضور ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ جس میں ایشیائی سیاست اور مذہب کے موضوع زیر بحث آتے رہے۔ ان کے جانے کے بعد حضور دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں سے فارغ ہو کر بازار سے کچھ چیزیں خرید کیں۔ اور پھر گھر واپس تشریف لے آئے۔ پانچ بجے شام ولشاد علی صاحب قریشی حضور سے ملنے آئے یہ بہاولپور رسول سروس میں ہیں۔ اور نیز نئی غلاف یورپ آئے ہیں۔ انہوں نے چائے حضور کے ساتھ پی۔ اور ایک گھنٹہ تک باتیں کرتے رہے۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

۷۔ جون۔ آج بعد دوپہر حضور بازار تشریف لے گئے۔ اور سوئٹزرلینڈ کی جوتوں کی مشہور دکان بال Bally سے حضور نے اپنے لئے گرگابی خرید فرمائی۔ حضور کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ نماز ظہر وعصر حضور نے باجماعت ادا فرمائی۔

۸۔ جون۔ آج حضور گھر پر ہی تشریف فرما رہے۔ اور حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر کراچی سے زیورک پہونچے ہیں۔

۹؍جون۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ نماز ظہر وعصر حضور نے باجماعت ادا فرمائی۔ اور کھانا دیر تک اوپر ہی تشریف فرما رہے۔ آج شام ۲؍۱ ۷ بجے مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہیگ سے بالا ستہ جنیوا تشریف لائے تاکہ حضور کے ساتھ آئندہ سفر یورپ میں شریک ہو سکیں چھ بجے شام حضور پروفیسر ڈاکٹر روسی کو دکھانے تشریف لے گئے۔ جنہوں نے بعد معائنہ بتایا کہ حضور کی صحت میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۰؍جون۔ آج زیورک سے روانگی تھی لہذا صبح ہی ہم لوگوں نے روانگی کی تیاری شروع کردی۔ سامان وغیرہ بند کیا گیا۔ مسٹر خالد ننگ ہمارے ڈچ احمدی شوفر اپنے ویزا کے لئے اٹلی کے سفارت خانے گئے۔ اور نو بجے کے قریب ان کا فون آیا۔ کہ چونکہ ان کا پاسپورٹ انڈونیشیا کا ہے۔ لہذا ان کو اٹلی کا ویزا ایک ماہ سے قبل نہیں مل سکتا۔ اس کی وجہ سے فکر ہوا۔ چنانچہ اسی وقت مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ایک دوسرے ڈرائیور کو فون کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ ڈرائیور موجود تھا اور ہمارے ساتھ سفر پر جانے کے لئے تیار تھا۔ مگر وہ اسی وقت نہیں آسکتا تھا۔ بلکہ رات کی گاڑی سے ہمیں لوگانو Lugano ملنے کا اس نے وعدہ کیا۔ اس لئے لوگانو تک مسٹر خالد ننگ کو ہی لے جانا تجویز ہوا۔ ساڑھے دس بجے حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور سوا بارہ بجے ہم لوگ زیورک سے روانہ ہوئے۔ ہمبر کار میں اگلی سیٹ پر مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور پچھلی سیٹ پر حضرت اقدس کے ساتھ حضرت ام متین اور خاکسار تھے۔ مائیکرو ولس میں مکرم باجوہ صاحب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب سیدہ مہر آپا امتہ المتین اور امتہ الجمیل تھے۔ مسٹر خالد ننگ ہمبر (Humber) کار چلا رہے تھے۔ اور مسٹر کالب جو سوئٹزرلینڈ کے ہیں مائیکرو ولس چلا رہے تھے۔ ہم لوگ جھیل زیورک کے دائیں طرف کی سڑک پر زوگ شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ زوگ پہنچنے سے کچھ پہلے سڑک کے کنارے ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ پھر آگے روانہ ہوئے۔ اور تھوڑی دیر بعد ہم زوگ میں تھے۔ یہ شہر جھیل کے کنارے واقعہ ہے۔ جس کو زوگ جھیل کہتے ہیں۔ اور یہ جھیل بہت خوبصورت ہے۔ اس کے اردگرد پہاڑ ہیں۔ اور موٹر کی سڑک جھیل کے کنارے کنارے جاتی ہے بہت خوشنما منظر ہے۔ یہاں سے ہم لوگ شہر آرتھ Arth پہونچے۔ پھر شوائٹز Schwyz اور پھر جھیل لوسرن Lucerne کے بائیں کنارے کے ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے الٹ ڈارف پہونچے۔ تمام راستہ بہت خوبصورت تھا۔ راستہ میں ایک جگہ کاریں کھڑی کر کے حضور نے نماز ظہر وعصر باجماعت ادا فرمائی۔ پھر آگے روانہ ہوئے اور چار بجے کے قریب انڈرماٹ Andermatt پہونچے۔ یہ جگہ بہت ہی خوبصورت ہے۔ چاروں طرف برفانی پہاڑ ہیں۔ شہر کے اندر سے شفاف پانی کا نالہ بہتا ہے۔ اور بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت سرد مقام ہے۔ یہاں ایک ریسٹورنٹ میں چائے وغیرہ پی گئی۔ اور آگے روانہ ہوئے۔ یہاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر سینٹ گوتھارڈ درہ (Saint Gothard Pass) کا درہ ہے۔ جس کی بلندی تقریباً ساڑھے چھ ہزار فٹ ہے۔ اور جس کو ہم نے گذرنا تھا۔ انڈرماٹ سے سڑک کی چڑھائی شروع ہو گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد ہم لوگ درہ میں سے گذر رہے تھے۔ یہ منظر بے حد خوبصورت اور دلکش تھا۔ سڑک کے چاروں طرف برف ہی برف تھی۔ پہاڑوں کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ صرف سڑک کا حصہ برف سے خالی تھا۔ اور ہماری موٹریں برف کے درمیان میں سے گذر رہی تھیں۔ درہ کے گذرنے کے بعد ہماری موٹروں نے نیچے اترنا شروع کیا۔ اور کچھ دیر بعد ہم لوگ وادی میں تھے۔ اور اس وادی کے ایک شہر Airolo ائیرولو میں سے گذر رہے تھے۔ یہاں سے آگے چل کر شہر Biasca اور پھر شہر بیلنزونا Bellinzona آئے۔ اور ان کے بعد ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آٹھ بجے کے قریب لوگانو میں داخل ہوئے۔ تمام راستہ میں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی اور حضور قدرت کے مناظر سے محظوظ ہوتے رہے۔ لوگانو میں ہماری رہائش کا انتظام پارک ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ یہ ہوٹل یہاں کے بہترین ہوٹلوں میں سے ہے۔ اور جھیل لوگانو کے کنارے واقع ہے۔ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر حضور آرام فرمانے لگے۔ شہر لوگانو بہت خوبصورت جگہ ہے۔ جھیل لوگانو کے کنارے واقع ہے۔ اور جھیل کے کنارے بڑی سڑک ہے۔ جس پر بے شمار بجلی کی روشنیاں لگی ہیں۔ اور رات کو جھیل اور روشنیوں کا منظر بے حد خوبصورت معلوم دیتا ہے۔

۱۱؍جون۔ صبح ہی اٹھ کر ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر موٹروں میں سامان رکھا گیا رات کی گاڑی سے زیورک سے دوسرے ڈرائیور مسٹر سٹوڈلر آگئے تھے۔ چنانچہ لوگانو سے مسٹر خالد ننگ واپس چلے گئے اور مسٹر سٹوڈلر نے پھر ہمبر کار چلانی شروع کی۔ ہم لوگ نو بجے کے قریب لوگانو سے روانہ ہوئے۔ اور جھیل لوگانو کے بائیں کنارے سڑک پر ہماری موٹریں جا رہی تھیں۔ نصف گھنٹہ بعد اٹلی کی سرحد آگئی۔ اس جگہ کا نام آرٹا Arta ہے۔ یہاں پاسپورٹ وغیرہ دکھانے سے فارغ ہو کر ہم اٹلی میں داخل ہوئے۔ یہ علاقہ بھی بہت خوبصورت ہے چھوٹے چھوٹے پہاڑ اور سبزہ اور پھول ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ہم لوگ اٹلی کے شہر مینا جیو Menaggio میں داخل ہوئے یہ شہر جھیل کومو Como کے کنارے واقع ہے۔ یہاں سے موٹر کی سڑک جھیل کومو کے دائیں کنارے کے ساتھ جاتی ہے۔ اور بہت خوبصورت منظر ہے۔ اسی طرح جھیل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ہم لوگ شہر کومو میں داخل ہوئے۔ یہ اٹلی کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ اور اٹلی کی ریشم کی صنعت کا مرکز ہے۔ یہاں ریشم بنانے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ یہاں سے ہم آگے روانہ ہوئے۔ اور شہر لیکو Lecco پہنچے۔ یہاں سے جھیل کومو کی دوسری شاخ کے کنارے کنارے چلتے ہوئے آگے روانہ ہوئے۔ اور سوا ایک بجے ہماری کاریں شہر برگامو Bergamo میں داخل ہوئیں۔ یہاں ایک ہوٹل میں کھانا کھایا اور ڈھائی بجے کے قریب آگے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ سڑک کے کنارے موٹریں کھڑی کر کے حضور نے نماز ظہر وعصر باجماعت ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آگے کا رخ کیا۔ اور شہر بریشیا Brescia ویرونا Verona اور پھر پاڈوا Padova سے ہوتے ہوئے ہم لوگ میسترے Mestre پہونچے۔ یہ تمام شہر اٹلی کے پرانے شہروں میں سے ہیں۔ اور ان کے اردگرد فصیلیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ شہر پرانے زمانے میں اٹلی کے چھوٹے چھوٹے راجاؤں کی تخت گاہیں تھیں (باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زیر نگرانی

لنڈن میں مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس

کانفرنس میں پیشکردہ سپین مشن کی رپورٹ

گذشتہ سے پیوستہ

سپین مشن

ملک سپین کی آبادی تقریباً ۳ کروڑ ہے یہاں پر ۱۹۴۶ء میں مشن قائم ہؤا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میڈرڈ میں احمدیہ جماعت قائم ہے۔ بعض افراد جماعت اپنے کام کے سلسلہ میں غیر ملکوں میں چلے گئے ہیں۔ لیکن مشن سے باقاعدہ تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ ابھی چھوٹی جماعت ہے اس لئے انچارج مشن کی نگرانی میں ہی کام چلتا ہے۔ یہاں ہسپانوی زبان رائج ہے۔ جو کہ میں ماشاء اللہ اچھی طرح بول لیتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ہسپانوی ترجمہ ...۲ کی تعداد میں شائع کیا گیا تھا۔ جو علمی اور سیاسی طبقہ اور عوام میں نہایت ہی مقبول ہوئی ہے۔ سپریم ٹریبونل کے پریذیڈنٹ کے الفاظ یہ تھے۔ کہ "میں اس کتاب کی اشاعت پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سپین اور سپین کے باہر آپ کو یقینی طور پر کامیابی حاصل ہوگی"۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی پانچ ہزار کی تعداد میں طبع ہو چکی ہے۔ لیکن حکومت سے کتب کی اشاعت کی اجازت حاصل کرنا کار سے دارد ہے۔ احمدیت کے ذریعہ کوشش کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ وہ پرانا تعصب دور ہو رہا ہے۔ جو صدیوں سے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف اہل سپین کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی طبقہ شوق سے اسلام کے متعلق باتوں کو سنتا ہے۔ اسلامی کتب کے مطالعہ کے لئے دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اور اہل سپین اب فخر سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج اور زبان پر گہرا اسلامی اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رو چلا دی ہے۔ کہ سپین تمام بلاد عربیہ سے گہرے دوستانہ تعلقات قائم کر رہا ہے اور عربی ممالک کے اہم اور نامور شخصیتوں کو بڑی خوشی سے سپین آنے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ عربی ممالک سے بہت سے طلباء کو ہسپانوی حکومت نے وظیفہ پر اعلیٰ تعلیم کے لئے انتظام کیا ہؤا ہے۔

علمی اور سیاسی طبقہ کے لوگوں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھے تعلقات ہیں بہت سے افراد مشن ہاؤس میں تشریف لاتے ہیں۔

اسلام کی تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے ایک مسجد اور مشن کے اپنے مکان کی نہایت اشد ضرورت ہے۔ لوگ اسلام کی تعلیم سن کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ کہ اسلامی اصول حقیقی طور پر انسان کے اندر پاکیزگی پیدا کرتے ہیں۔ عیسائیت کے اصول تعلیم اسلام کے مقابلہ میں وہ تزکیہ نفس پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔ اصولی طور پر اسلام ہی کمیونزم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اسلام ہی کمیونزم اور سرمایہ داری کے جھگڑے کا حل پیش کرتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بدقسمتی سے چونکہ مسلمانوں میں باقاعدہ تبلیغ کا کام نہیں ہؤا۔ بعض اہل سپین ارکان اسلام سے بھی ناواقف ہیں۔ بعض تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ مسلمان سورج کی عبادت کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ توحید باری تعالیٰ کے متعلق تفصیلی تعلیم اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ ان کو یہ بھی علم نہیں کہ قرآن کریم حضرت مریم کی پاکدامنی۔ حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش۔ اور حضرت ابن مریم کی راستبازی اور صداقت کو بیان کرتا ہے۔ ان مسائل کو بیان کرنے سے لوگ دن بدن اسلام کے قریب ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کے خلاف بغض اور تعصب دور ہو رہا ہے۔ علمی طبقہ اور عوام اسلام کی تبلیغ کو نہایت عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ اسلام دنیا میں اعلیٰ اخلاق اور روحانیت قائم کرنا چاہتا ہے اس وجہ سے باوجودیکہ ملک میں مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ اور پروٹسٹنٹ اپنی بائیبل تک بھی شائع نہیں کر سکتے ہیں۔ بعض ذمہ دار اعلیٰ حکام اور علمی طبقہ کے لوگ میرے کام سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور ہر ممکن مدد کرتے ہیں۔

یہاں کے احمدی احباب کو یہ احساس ہے کہ اسلام ایک آسمانی نور ہے۔ جس میں ہم بلا امتیاز نسل یا ملکی تفریق کے یکساں طور پر حصہ لے سکتے ہیں۔ اور زیر تبلیغ احباب کو احساس دلایا جاتا ہے۔ کہ احمدیت بنی نوع انسان کی حقیقی بھلائی و بہبودی چاہتی ہے۔

مقامی احمدیوں میں حقیقی حب الوطنی کی روح پیدا کی جاتی ہے۔ لیکن ہمیشہ احتیاط کی جاتی ہے۔ کہ اسلام موجودہ سخت نیشنلزم کی روح کو کچل کر ایک عالمگیر اخوت اور ہمدردی پیدا کرنے کا حامی ہے۔ اسلام ملک میں بدامنی اور قانون شکنی۔ فتنہ و فساد کی اجازت نہیں دیتا۔ ہسپانوی احمدی صاحب کو اپنی حکومت کا پرامن شہری بننا نہایت ضروری ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا عملی ثبوت بہم پہنچایا جاتا ہے۔

افراد جماعت میں استقامت اور استقلال کا نمونہ تسلی بخش ہے۔ اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کا خاص طور پر شوق پایا جاتا ہے۔ سپین کے علاوہ افریقہ کے شمالی ممالک فرنچ۔ ہسپانوی۔ مراکش۔ تیونس۔ الجیریا میں بھی تبلیغ کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں تیونس کے ایک تعلیم یافتہ نوجوان بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اسی طرح جنوبی اور سنٹرل امریکہ۔ فلپائن کے لوگوں کو بھی یہاں سے تبلیغ اسلام کا موقعہ ملتا ہے کیونکہ وہاں کے اکثر ممالک کی زبان سپینش ہے۔ اور سپین کو یہ مادرِ وطن سمجھتے ہیں۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے بے شمار طلباء یہاں آتے ہیں۔ ان کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے۔ پچھلے دنوں کیوبا کے پریذیڈنٹ کو اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا ہسپانوی ترجمہ بھجوایا گیا۔ ان کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا خط آیا ہے کہ کتابیں ان کو بہت پسند آئی ہیں۔ اور ان کی ذاتی لائبریری میں ان کو نمایاں جگہ حاصل رہیگی اسی طرح کولمبیا اور ارجنٹائن کے پریذیڈنٹ کو بھی کتب بھجوائی گئیں۔ ہز ایکسی لینسی جنرل پیرون نے بھی کتب کو نہایت پسند کیا۔

احباب جماعت کے انچارج مشنری کے ساتھ اخوت کے تعلقات ہیں۔ اور تعاون سے کام لیتے ہیں۔ بعض دوست اپنی ذمہ داری پر تبلیغ اسلام بھی کر سکتے ہیں۔ بعض نوجوان قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتے ہیں۔ اکثر نماز باترجمہ سیکھ چکے ہیں سپین ملک میں ابھی تک قانونی لحاظ سے تبلیغ پر بعض پابندیاں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ دور ہو رہی ہیں۔ اسلام کا مستقبل نہایت روشن ہے۔ اور وہ دن دور نہیں۔ جب سچائی اور صداقت کا آفتاب یعنی اسلام کا مغرب سے ظہور ہونے والا ہے۔

(الفضل ۵۵-۱۱-۱۷)

لیس الخبر بقیہ صفحہ

یہی وہ خطرہ تھا جس کا الارم ذیبرہ الخبر کالمعاینۃ میں دیا گیا تھا۔ اور خیر القرون قرنی میں انتباہ فرمایا گیا تھا۔ نیز واضح الفاظ میں بتا دیا گیا تھا۔ کہ مسلمانوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کی صرف رسم باقی رہ جائیگی۔ ان کی مسجدیں عالی شان ہونے کے باوجود رشد و ہدایت سے خالی ہوں گی۔ عوام تو عوام خود علماء زمانہ بدترین خلائق ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا۔ اے مسلمانو! تم یہودیوں اور عیسائیوں سے ایسے ہمرنگ ہو جاؤ گے کہ جیسے ایک بالشت دوسری بالشت کے، یا ایک گز دوسرے گز کے، یا پاؤں کا ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ حدیہ کہ اگر کوئی یہودی یا عیسائی سوسمار کے بل میں گھسا ہوگا تو تم بھی ضرور گھسو گے۔

ان خبروں کو سن کر اوائل صحابہ تڑپ اٹھے ان کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہو گئی۔ کیونکہ وہ تو اس بھیانک اور خوفناک انجام کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہو کر رہے اور وہ ایمان و عرفان جو آباؤ اجداد نے بے بہا قربانیاں دے کر حاصل کیا تھا۔ ان کی اولادوں کے دلوں کے دلوں سے یوں اڑ گیا جیسے کبوتر اپنے گھونسلے سے پرواز کر جاتے۔

بعض صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! جب ہم قرآن کریم کو پڑھتے ہیں اور اپنی اولادوں کو بھی پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ تو پھر ہماری نسلوں کا یہ حال کیوں ہوگا؟

حضور صلعم نے فرمایا کہ پڑھنے پڑھانے میں تو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی تورات کو نوک زبان کر رکھا تھا۔ لیکن چونکہ یہ سب زبانی جمع خرچ تھا اور اس پر عملدرآمد نہ رہا۔ اس لئے وہ قومیں گمراہ ہو گئیں۔ یہی حال مسلمانوں کا ہوگا کہ وہ قرآن کریم کو پڑھیں گے۔ لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا۔ اور عمل کے لحاظ سے وہ قرآن کریم کو مہجور کی طرح چھوڑ دیں گے۔

سچی بات یہی ہے کہ خریدا ہؤا ایمان ہر رجہا شاندار مستحکم اور مضبوط ہوتا ہے اس ایمان کے مقابلہ میں جو وراثتی ہو۔ کیونکہ مفت ملنے والی چیز عام طور پر بے قدری کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ان حالات میں احمدیوں کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کیلئے مقام غور ہے کہ وہ کس طرح اپنا اور اپنی اولادوں کا ایمان محفوظ کر سکتے ہیں۔

ضرورت ہے اس امر کی۔ ہم اپنے طرز عمل کا جائزہ لیں۔ اپنے قول و فعل کا محاسبہ کریں اور اپنی گفتار اور کردار پر خود تنقید کریں اور اسلام و احمدیت کے سچے علمبردار بنیں۔ وباللّٰہ التوفیق۔

حضرت اماں جی اعلی اللہ درجاتہا فی الجنۃ کا ذکرِ خیر!

از مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب ٹریژری اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ صحابی قادیان

یہ بات نہایت رنجدہ ہے کہ وہ مقدس ہستیاں جن کو اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ صحبت اور فیوض سے متمتع ہونے کا طبعی موقع ملا۔ وہ ایک ایک کر کے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف منتقل ہو رہی ہیں۔ انہی مقدس وجودوں میں سے ایک نہایت اہم وجود حضرت اماں جی کا ہے۔ آپ کو اول المومنین حکیم الامت صدیق ثانی سیدنا و مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کی زوجیت کا فخر حاصل ہوا۔ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا رشتہ اپنے مقدس اور قابلِ فخر صحابی سے تجویز فرمایا۔

آپ کے اوصاف حمیدہ اور مناقب جلیلہ کا ذکر اس مختصر نوٹ میں نہیں آ سکتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ سعادت میں اور آپ کے بعد سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ سے بہت سی قومی اور دینی خدمات سرانجام پائیں۔ اور جماعت کے مخلصین نے آپ کے وجود میں ایک ہمدرد خلائق اور مہربان مادر کو دیکھا۔

اس خاکسار حقیر خادم سلسلہ پر حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے ذاتی طور پر بے شمار احسانات تھے۔ گذشتہ سال جب میں زمانہ درویشی کے چھ سال قادیان میں گذار کر ربوہ گیا۔ تو حضرت ممدوحہ کی خدمت میں اظہار عقیدت و حصول برکت کے لئے حاضر ہوا۔ جونہی اماں محترمہ کو میری آمد کا علم ہوا وہ بہت خوش ہوئیں۔ اور اپنے مخصوص مشفقانہ لہجہ میں فرمانے لگیں۔

"ڈاکٹر محمد دین! آپ اتنا لمبا عرصہ کہاں تھے۔ آپ کو مولوی صاحب (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول) نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اور میں بھی تمہیں بیٹوں کی طرح سمجھتی ہوں۔ لیکن لمبے عرصہ سے تمہارا علم نہیں ہو سکا"۔

میں نے عرض کیا۔ حضرت اماں جی میں درویشانہ خدمت کے لئے چھ سال سے قادیان میں مقیم ہوں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے مجھے باوجود میری کمزوریوں کے اس خدمت کا موقع دیا ہے۔ مجھے اکثر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مزار مبارک پر آپ کے لئے اور اہل بیت کے جملہ افراد کے لئے نہایت تضرع سے دعائیں کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ نیز بیت الدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر میں بھی باقاعدہ دعاؤں میں مصروف رہتا ہوں۔ گو میں بظاہر آپ سے دور رہا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ کے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھا ہے۔ اور ان احسانات کے پیش نظر حتی المقدور آپ بزرگان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں۔

حضرت اماں جی میری یہ گذارشات سن کر اور میرے قادیان میں رہنے کی اطلاع پا کر بہت مسرور ہوئیں۔ اور پھر میری اہلیہ اور بچوں اور عزیزوں کے حالات نہایت توجہ سے دریافت فرماتی رہیں۔ اور میرے جملہ امور میں پوری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ آخر میں میں نے دعا کے لئے عرض کیا۔ جس کا آپ نے خندہ پیشانی سے وعدہ فرمایا۔ اور میں اس پاکیزہ اور محترم خاتون سے بصد احترام دعائیں لیتا ہوا رخصت ہو کر واپس ہوا۔

مجھے اس وقت معلوم نہ تھا کہ میری ملاقات اور زیارت اس دنیا میں آخری ملاقات اور زیارت ہوگی۔ آج میرا دل غم واندوہ سے پاش پاش ہے اور یہ صدمہ اس لئے بھی افزوں تر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ جنہوں نے لمبا عرصہ تک حضور کی زیارت اور صحبت سے استفاضہ کیا۔ اب نہایت قلیل تعداد میں رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی برکات کو تا ابد ممتد کرے۔ اور ہم کو اُن قربانیوں اور خدمات کی توفیق عطا فرمائے جن کی وجہ سے وہ ممتاز تھے۔

دُعاہائے مغفرت

(۱) مکرم مسعود احمد صاحب درویش کے والد محمود احمد صاحب ساکن کٹڑہ میراں پور شاہجہانپور مورخہ ۲۱/۸/۵۵ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(شیر احمد خان درویش قادیان)

(۲) میرے ایک دوست چوہدری فضل الٰہی صاحب صحابی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ۷/۸/۵۵ کو فوت ہو گئے ہیں۔ دعائے مغفرت اور درجات بلندی کے لئے دعا کی جائے۔

(حاجی محمد دین تہالوی درویش قادیان)

الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم

روزنامہ ملت لاہور کے مستقل کالم "ذکر و فکر" میں حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے متعلق حسب ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:۔

الحاج حکیم فضل الرحمٰن مرحوم ثقہ قسم کے بزرگ ہونے کے باوجود سراپا باغ و بہار تھے۔ مجھے موسم سرما کی وہ خنک رات آج بھی یاد ہے۔ جب میں اپنے گول مٹول وکیل ساتھی کے ساتھ رات گزارنے ان کے مہمان خانے پر پہنچا تھا۔ میرے کمزور وجود کو دیکھ کر انہوں نے تبسم فرمایا اور چھوٹتے ہی سوال داغ دیا۔

"میاں آج کل کیا کھاتے ہو"

"خونِ جگر" میں نے کمال سنجیدگی سے جواب دیا۔ حکیم صاحب نے ایک بار پھر تبسم فرمایا۔ اور میرا بازو پکڑ کر کہنے لگے۔ جس نوجوان کو جگر کا صالح خون ملتا ہو۔ وہ تمہاری طرح نحیف نہیں ہو سکتا۔ مجھے پہلی دفعہ احساس ہوا کہ میں ایک دانا حکیم سے ہمکلام ہوں۔ جس کے دلائل میں فلسفہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔

کھانے سے فراغت پا کر میں نے پھر بات چھیڑ دی۔ "حکیم صاحب! آپ اتنے صحت مند کیوں ہیں"۔ اُنہوں نے گہری نظروں سے ایک بار پھر میرے وجود کا جائزہ لیا۔ اور بزرگانہ انداز میں کہنے لگے۔ میاں تمہیں سوال پوچھنا نہیں آتا۔ اگر پوچھنا ہی ہے۔ تو یوں پوچھو حکیم صاحب میں اتنا نحیف کیوں ہوں۔ دیکھو اُنہوں نے انگشتِ شہادت اُٹھاتے ہوئے کہا۔ موجودہ ماحول نوجوانوں کی صحت کے لئے سازگار نہیں۔ تم لوگ سینما دیکھتے ہو۔ والدین سے چھپ چھپ کر سگریٹ پیتے ہو۔ اور لاہور کے بارونق ریستوران بناسپتی گھی کی بنی ہوئی اسٹ پار کھلا کر تم سے تمہاری دولت اور صحت چھین لیتے ہیں۔

"مگر اس کا علاج؟" میں نے پوچھا۔ اُنہوں نے میرا بازو زور سے دبایا۔ اور کہنے لگے کیا تمہارے والدین تمہیں ابھی تک اس کا علاج نہیں بتا سکے! ۔ افسوس" وہ دور فضاؤں میں گھورنے لگے جیسے سچ مچ پورے ماحول کا ماتم کر رہے ہوں۔

ٹھیک تین سال بعد میں ایک بار پھر ان کے سرہانے کھڑا تھا۔ لیکن اب اُن کے چہرے پر سُرخی نہیں زردی کی دبیز تہیں جمی تھیں۔ اور بولنے کی سکت بھی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے جھک کر کان میں کہا۔ حکیم صاحب آخر اس کا علاج؟ اُنہوں نے گہری نظروں سے میری طرف دیکھا اور انگشتِ شہادت آسمان کی طرف اُٹھا دی۔ اُن کا چہرہ پُرسکون تھا۔ اُن کی نیم وا آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں جیسے پوچھ رہی ہوں۔ تین سال گذرنے کے باوجود تم نحیف کیوں ہو۔ کیا تمہارے والدین نے تمہیں تندرستی کے اُصول نہیں بتائے۔

ایک روز میں ایک ہوٹل میں بیٹھا تھا۔ کہ اچانک اُن کی وفات کی خبر سنی۔ دل کو ایک دھکا سا لگا۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے بناسپتی گھی کی اشیاء بیچنے والے ریسٹوران کی چھت زمین پر آ گری ہو۔ میں نے سلگتا ہوا سگریٹ زمین پر پٹخ دیا۔ اور دیوانوں کی طرح چلا کر کہا۔ حکیم صاحب میں آئندہ سگریٹ نہیں پیوں گا۔ میں کبھی ریسٹوران میں نہیں آؤں گا۔ میں جوانوں کے ماحول کو بدل دوں گا۔ اور آپ دیکھ لیں گے۔ کہ میں نحیف نہیں رہا۔ ۔۔۔ لیکن کیا آپ مجھے دیکھنے کے لئے کبھی اس دنیا میں آئیں گے؟؟

(ملت لاہور ۱/۹/۵۵)

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کی وفات پر

تعزیت

ہفتہ زیر اشاعت میں مندرجہ ذیل جماعتوں اور افراد کی طرف سے مرکز قادیان میں حضرت اماں جی کی وفات پر تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ ہر جگہ اس خبر کو رنج و غم سے سنا گیا۔ اور نماز جنازہ غائب ادا کی گئی:۔

۱۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب آسنور۔
۲۔ مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ ابراہیم پور ضلع مرشد آباد (مغربی بنگال)۔
۳۔ ایم۔ ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پینگاڈی (مالابار)
۴۔ شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کنہ پورہ کشمیر۔
۵۔ مکرم سید صمصام الدین صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کندرہ پاڑہ نیز جماعت کندرہ پاڑہ نے حسب ذیل قرارداد تعزیت بھی پاس کی:۔

"ہم ممبران جماعت کندرہ پاڑہ حضرت اماں جی حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی افسوسناک موت کی خبر سنکر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی روح کو جنت کے بلند ترین مقام میں جگہ نصیب کرے۔ آمین۔ ہم اس دردناک قومی صدمہ میں مرحومہ کے صاحبزادگان مکرم مولوی عبدالسلام صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے مکرم حکیم مولوی عبدالوہاب صاحب عمر اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔"

رعائت سے فائدہ اُٹھائیں!

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں اور نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ جو ۔ ۔ ۔ ۔ خدا کے دین کی نصرت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہو گا خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشاد سے چندوں کے بقایا جات کی ادائیگی کی اہمیت واضح ہے اسی کے پیش نظر نظارت بیت المال نے جماعتوں کے سامنے کئی بار یہ تجویز رکھی ہے۔ کہ اگر غیر موصی دوست اپنے ذمہ کے صرف سال گذشتہ ۵۴-۵۵ء کا واجب بقایا ادا کر دیں۔ اور آئندہ باقاعدہ بشرح ادائیگی کا عملی طور پر یقین دلائیں۔ تو مقامی عہدیداران کی تصدیق اور سفارش پر ان کے سالہائے گذشتہ کے کل بقایا جات معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر موصی حضرات بھی اپنے ذمہ کا کل بقایا چندہ حصہ آمد سو فی صدی ادا کر دیں۔ اور آئندہ باقاعدہ بشرح ادائیگی کا عملی یقین دلائیں تو مقامی عہدیداران کی تصدیق و سفارش کے بعد ان کا بھی سالہائے گذشتہ کا کل چندہ جلسہ سالانہ معاف کر دیا جائے گا۔ اس صورت پر عمل کر کے جملہ بقایا دار احباب اللہ تعالےٰ کی ناراضگی سے بچ سکتے ہیں۔ اور یہ صورت بہت آسان بھی ہے۔ نظارت ہذا اس تجویز کو پیش کر کے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوتی ہے۔ اب بقایا داران کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی سے بچنے کا سامان کریں۔ اللہ سب بقایا داران کو فرض شناسی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ناظر بیت المال قادیان

پتے مطلوب ہیں

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل افراد کے پتہ کی ضرورت ہے۔ یہ احباب پہلے جماعت احمدیہ شاہجہانپور سے تعلق رکھتے تھے۔ اگر کسی دوست کو ان ہر سہ احباب کا پتہ معلوم ہو یا وہ حضرات خود اعلان ہذا پڑھیں تو مہربانی فرما کر مکمل پتہ سے مطلع فرما دیں۔ (۱) عبد الستار صاحب قاضی (۲) احمد میاں صاحب۔ (۳) شفیع الدین صاحب

(ناظر بیت المال قادیان)

کرشن ثانی بقیہ صفحہ

ہیں جو بید وں کے کبھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔ تو پھر قرآن شریف جو اول سے آخر تک توحید سے بھرا ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علاوہ اسکے قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے کیوں وحشیانہ طور پر اس پر حملے کئے جائیں۔ اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا۔ جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں۔" (پیغام صلح ص۲۵)

بھائیو! ایک خدا پرست اور عقلمند کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ورتمان یگ کے اوتار نے وید ل کے اصل روپ کو ایشوری گیان مانا ہے۔ بیشک وید اپنے دور میں شمع ہدایت تھے۔ مگر آج جبکہ ویدوں پر بقول آریہ صاحبان لاکھوں برسوں کا زمانہ گذر گیا۔ کئی دوروں میں دنیا نے مختلف رنگ بدلے۔ ضروریات زمانہ نئے گیان کی متقاضی ہوئیں۔ اور خود ویدوں کی اندرونی شہادت نے تازہ کلام کی ضرورت کو واضح کیا۔ ایسی حالت میں ورتمان یگ کے اوتار کی بات پر دھیان دینا چاہیئے۔ مہادیو۔ مہاتما بدھ اور شری کرشن جی مہاراج بھی تو نیا گیان لے کر آئے تھے۔ اوتار تو اپنی ذات میں نور ہدایت ہوتا ہے۔ اس کی پیروی سنت مارگ پر چلاتی اور کامیابی دلاتی ہے۔ دنیا میں دائمی قائم رہنے والی صداقتیں نئے گیان قرآن شریف میں پرماتمانے جمع کر دی ہیں۔ وید مقدس کی قیامت تک رہنے والی تعلیمات قرآن میں جمع ہیں۔ فیہا کتب قیمۃ۔ یعنی قرآن مجید میں قائم رہنے والی ساری تعلیمات موجود ہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے ویدوں کا نچوڑ قرآن میں ہے۔

پس اے ہندو بھائیو! آپ کلجگ کے اوتار کی آواز پر دھیان دیں اور غور و تدبر سے کام لیکر ستیہ مارگ کو پائیں۔ کرشن جی ثانی فرماتے ہیں:-

"میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کیلئے نہیں بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ میں ان گناہوں کے دور کرنے کیلئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۲)

بھائیو! ایشور نے بھارت کو بھلایا نہیں۔ اس نے انسانیت کے دائرے کو مکمل کرنے کیلئے اسی پوتر بھومی میں اپنا اوتار بھیجا جو گذشتہ تمام مہاپرشوں کا ۴۳ پرچار کرنے اور تمام بزرگوں کی صفات کے اظہار کے لئے آیا ہے۔ آؤ ورتمان یگ کے اوتار کے چرنوں میں سر کو جھکائیں۔ اور پرماتما کی کرپا سے مکتی حاصل کریں +

رسالہ الفرقان کا قرآنی آئین نمبر

قرآن مجید کی فضیلت اور برتری ایک کامل شریعت ہونے کے لحاظ سے عیاں ہے۔ اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو جمع کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ رسالہ الفرقان کا قرآنی آئین نمبر شائع کیا جائے۔ جس میں قرآنی آئین و دستور کے پہلوؤں کی وضاحت کی جائے تاکہ غیر مسلم قرآنی آئین کی فضیلت سے بخوبی واقف ہوں اور مسلمانوں کو قرآن مجید کے متعلق ازدیاد ایمان حاصل ہو اور حقیقی اسلامی آئین کا نقشہ ان کے سامنے آجائے یہ خاص نمبر رسالہ کے کیمعد صفحات پر مشتمل ہو گا جس میں مندرجہ عنوانات پر مخصوص تحقیقی مقالہ جات شامل اشاعت ہوں گے۔ ان کے علاوہ اور بھی قیمتی مضامین شائع کئے جائیں گے۔

(۱) قرآن مجید کے اسلوب بیان کی امتیازی خصوصیات
(۲) قرآنی قانون کی جامعیت۔
(۳) قرآن مجید کے تمدنی احکام
(۴) مالیات کے متعلق قرآنی ہدایات
(۵) قرآن مجید کے معاشرتی احکام و آداب
(۶) آئین اسلامی کی رو سے غیر مسلموں کے حقوق
(۷) اسلامی مملکت کے بنیادی اصول۔
(۸) قرآن مجید کا قانون وراثت
(۹) قرآن مجید کا آئین جنگ۔
(۱۰) قرآن مجید کا قانون شہادت
(۱۱) قرآن مجید میں صلح پسندی اور رواداری۔
(۱۲) قرآن مجید میں عورت کے حقوق اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب۔
(۱۳) اسلام کا قانون نکاح و طلاق
(۱۴) کھانے پینے کی اشیاء کی حلت و حرمت کا فلسفہ
(۱۵) قرآن مجید میں اخلاق انسانی کا معیار
(۱۶) قرآن مجید کا قانون تعزیر۔

اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اس خاص نمبر کے لئے پوری توجہ اور محنت کے ساتھ اپنے قیمتی مقالہ جات بھیج کر ممنون فرمادیں۔ تمام مقالہ جات ۱۵ ستمبر ۵۵ء تک پہنچ جانے ضروری ہیں۔ یہ نمبر یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء کو شائع ہو گا انشاء اللہ

نوٹ:- یہ نمبر ماہ ستمبر و اکتوبر کا رسالہ شمار ہو گا۔ اس لئے خریدار حضرات کو عام چندہ میں ہی ملے گا۔ اگر کوئی دوست صرف یہی خاص نمبر لینا چاہیں تو اس کی قیمت ایک روپیہ مینجر الفرقان ربوہ کے نام بھجوا دیں۔

خاکسار ایڈیٹر الفرقان۔ نزیل کوئٹہ

دیودرگ میں یوم آزادی

الحمد للہ ۱۵ اگست کا دن جماعت احمدیہ دیودرگ کے لئے نہایت ہی خوشی کا پیغام لایا۔ یہ دن نہایت معروف اور تمام دیودرگ کے لئے تبلیغ احمدیت کے سلسلہ میں جاذب نظر بنا ہوا تھا۔ جشن آزادی کے دن جماعت احمدیہ کا پیغام برادران وطن کے نام بورڈ پر لکھ کر فضل لائبریری کے سامنے رکھوایا گیا تھا۔ جو یہ تھا:-

"جشن آزادی مبارک"
"اک زمانہ کے بعد آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا"
"سرزمین ہند میں چلتی ہے ہر خوشگوار"
"جے ہند"

لائبریری کو ہر طرح سے سجایا گیا تھا۔ صبح سات بجے لائبریری کھول دی گئی۔ اور اس وقت یہ خبر معلوم ہوئی۔ کہ عالی جناب آنریبل شری نواشی راؤ اسمبلی ممبر نائب وزیر عظم حکومت حیدرآباد بغرض پرچم کشائی تشریف لا رہے ہیں۔ اور ساری بستی میں صرف ایک ہی مقام تھا جہاں خوشی منائی جا رہی ہے۔ اور ہماری خوشی کو دیکھکر محو حیرت تھے۔ تقریباً ۲۰۰۰ سے زائد نفوس صاحب موصوف کے ہمراہ بستی آرہے تھے۔ تمام افراد جماعت فضل لائبریری کے پاس پھول لئے کھڑے ہو گئے۔ جونہی گاڑی قریب پہنچی جماعت نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے پھول نچھاور کئے۔ برادرم محمد عبد الرحیم صاحب نے جماعت احمدیہ کی خصوصیات مختصراً بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام [illegible] نظام نو۔ احمدیت کا پیغام۔ سوال و جواب انگریزی تحفۃً پیش کئے۔ صاحب موصوف نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ اور مطالعہ کا وعدہ فرمایا۔

(خادم محمد عبد الحلیم سیکرٹری تبلیغ دیودرگ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ۔ یکم ستمبر۔ گذشتہ شب غازہ کے سرحدی علاقہ پر اسرائیل اور مصری فوجوں کے درمیان پھر تصادم ہو گیا۔ اسرائیلی فوج نے ایک مصری فوجی کیمپ پر حملہ کیا اور اس کو جلا دیا۔ ایک مصری ترجمان کا بیان ہے کہ یہ حملہ ۱۹۴۹ء کے بعد سب سے بڑا تھا۔ اسرائیلی فوج کا ایک شخص ہلاک اور آٹھ زخمی ہو گئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مصر نے غازہ میں جنگ بندی کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی تجویز منظور کر لی تھی۔ لیکن اسرائیل نے ان کو مسترد کر دیا تھا۔

شیلانگ۔ یکم ستمبر۔ سرکاری طور پر موصول شدہ اطلاع کے مطابق شمال مغربی سرحدی ایجنسی کے تیون سانگ ڈویژن میں واقع مقام کھانا تو کے قریب تقریباً پانچ سو مسلح باغی قبائل جمع ہو گئے ہیں ان لوگوں نے سرکاری اپیل کے مطابق ہتھیار ڈالنے سے انکار کر رہا ہے۔

پتہ پایا گیا ہے کہ باغی دشمن برین گن۔ اسٹین گن مائنفلوں اور دوسرے خودکار جدید اسلحہ سے مسلح ہیں۔ جو دوسری جنگ عظیم کے بعد ان کے پاس رہ گئے تھے۔ انہوں نے خود کو چاروں طرف پہاڑیوں سے محصور کر لیا ہے تاکہ کوئی ان کی پناہ گاہ کا پتہ نہ لگا سکے۔

حال ہی میں ہندوستانی فوج کی ایک بٹالین انہیں گھیرنے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ فوج نے دشمن کی کارروائیوں سے بچنے کے لئے مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔

اندورہ۔ یکم ستمبر کل ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مدھیہ بھارت اسمبلی ایک مذہبی اجتماع یا سب مذاہب کی ایک کانفرنس ہے۔ اجلاس میں وید۔ مہابھارت جیسی پوران اور قرآن کریم کے حوالے دیئے گئے یہ ماحول اس وقت پیدا ہوا جب ایوان نے مندروں میں پرندوں اور چرندوں کی قربانی کی روک تھام کرنے کے سلسلہ میں ایک غیر سرکاری بل پر غور شروع کیا

سوالات کے وقفہ کے بعد پورا وقت اس بل پر بحث میں صرف ہو گیا۔ اور آخر میں بل کو چیدہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ یہ بل کانگریسی ممبر مسٹر کنھیا لال کھڈی والا نے پیش کیا اور اپوزیشن کے ممبروں نے اس کی مخالفت کی۔ اپوزیشن ممبران نے کہا کہ یہ مذہبی آزادی پر پابندی ہے۔ اور اس بل سے آئین کی دفعہ ۲۵ کی خلاف [illegible] ہوتی ہے۔

یہ بھی تجویز کیا گیا کہ برائیوں کی روک تھام قانون کی بجائے اخلاقی طور پر کی جائے۔ ہندو مہاسبھا کے ایک ممبر نے کہا کہ یہ بل ہندوؤں اور ماتا رشی کے ماننے والوں پر حملہ ہے۔

واشنگٹن ۳۰ راگست۔ آج پاکستان کے سابق وزیر اعظم محمد علی نے کہ جو واشنگٹن میں پاکستانی سفیر کی حیثیت سے آئے ہیں۔ ایک

بیان میں شمالی افریقہ کے حالیہ واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ نو آبادیاتی نظام اب مردہ ہو چکا ہے۔ اور فرانس کو ہندچینی کی طرح شمالی افریقہ میں غلطی نہیں کرنی چاہئے

ہلاک کر دیا۔ مصری فوجیں غازہ کے علاقہ میں زور دار مسلسل تصادموں کے بعد اسرائیل کے جنوبی علاقہ میں پہونچ گئی تھیں۔

نئی دہلی۔ یکم ستمبر۔ کانگرس کمیٹیوں کے عہدہ داروں کی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بخیریت واپسی

پھر قادیان میں پروگرام جشن

قادیان ۱۷ ستمبر۔ الحمد للہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے سفر یورپ سے بخیر و عافیت مع پارٹی مراجعت فرما ہوئے ہیں۔ اس خبر سے احباب قادیان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ۷ ستمبر کو ذیل کے پروگرام پر مشتمل جشن منایا جا رہا ہے (۱) بہشتی مقبرہ میں حضور کی صحت و عافیت عمر دراز کے لئے اجتماعی دعا (۲) ایک جلسہ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالے کے کارناموں پر تقاریر ۔ اور پھر اجتماعی دعا (۳) صدقہ و خیرات اور بکروں کی قربانی (۴) مابین عصر و مغرب مہمان خانہ میں قواتین اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں احباب اکٹھے کھانا کھائیں گے اور بعد ازاں پھر اجتماعی دعا ہوگی۔

واشنگٹن۔ ۳۱ راگست۔ وزیر خارجہ جاپانی مسٹر شیمور و شگمتو نے گذشتہ بدھ کے روز کہا کہ سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈلس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ جب ضرورت ہوگی۔ امریکہ جاپان کو دفاعی اور اقتصادی کوششوں میں مدد دے گا جائے گی۔

مسٹر شیمور و شگمتو نے مذکورہ بالا بیان مسٹر ڈلس سے آخری ملاقات کے بعد دیا معلوم ہوا ہے کہ وہ نائب صدر مسٹر رچرڈ نکسن سے بھی ملاقات کریں گے اور گفت و شنید میں یہ بتائیں گے کہ جاپان ۱۹۵۸ء تک اپنی دفاعی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لائق ہو جائے گا۔

نئی دہلی۔ ۳۱ راگست۔ ہندوستان میں بجلی کی پیداوار میں مئی ۱۹۵۵ء میں پچھلے مہینوں کے مقابلہ میں ایک کروڑ چون لاکھ کلو واٹ کا اضافہ ہوا۔ بھاکڑا ننگل پروجیکٹ کے گنگووال بجلی گھر نے اس اضافہ میں سب سے زیادہ حصہ لیا۔ مئی کے مہینہ میں ملک کے ۶۹۱ بجلی گھروں نے جن میں گنگووال بھی شامل ہے ستر کروڑ چالیس لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا کی جس میں سے چھپن کروڑ ترانوے لاکھ کلو واٹ بجلی کھپت کرنے والوں کو فروخت کی گئی۔

لندن۔ یکم ستمبر کل ایک بیان میں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ غازہ کے علاقہ میں اسرائیل اور مصر کے درمیان جنگ بندی کے لئے اقوام متحدہ کی اپیل کی حمایت کی۔ ترجمان نے کہا کہ غازہ کے علاقہ میں صورت حال تشویشناک ہے۔

ادھر کل مصری حلقوں نے بتایا کہ کل اسرائیلی علاقہ کے اندر مصری فوج نے پندرہ یہودیوں کو

کانفرنس میں وزیر اعظم مسٹر نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ذات پات کا سوال ہندوستان سے مخصوص ہے۔ یہ امتیاز اس وقت ملک کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اور ہندوستان کی مسلسل محکومی کا باعث تھا۔

لندن۔ ۲ ستمبر۔ پاکستان میں متعینہ بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر شری آر۔ ٹی۔ چاری آج صبح لندن ہسپتال میں انتقال کر گئے ہیں۔ گذشتہ رات ان کا اپریشن ہوا تھا۔ انہیں کلکتہ اور بمبئی کے سرجنوں کے مشورہ سے ایک ماہ پہلے بمبئی سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن پہنچایا گیا۔ آپ دماغی فالج کی بیماری میں مبتلا تھے۔

نئی دہلی۔ ۴ ستمبر۔ کل معلوم ہوا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء سے ہندوستان میں اعشاریہ سکے رائج کر دیئے جائیں گے۔ لیکن موجودہ سکوں کو فوری طور سے واپس نہ لیا جائے گا۔ کچھ عرصہ یہ سکے بھی قانونی سکے رہیں گے اور ان کی واپسی چار سال میں بتدریج ہوگی۔ اس بات کا قطعی فیصلہ کیا گیا ہے کہ سب سے چھوٹے سکہ کو نیا پیسہ کہا جائے گا۔ نئے پیسے کا نام سینٹ رکھنے کی تجویز منسوخ کر دی گئی ہے۔ اعشاری سکوں میں سب سے بڑا سکہ روپیہ ہوگا اور ایک روپیہ سو اکائیوں میں تقسیم ہوگا۔ اکائی کو پیسہ کہا جائے گا۔ آنہ پائیاں ختم کر دی جائیں گی نئے سکے یہ ہوں گے ایک اکائی (نیا پیسہ) ۲ اکائی۔ ۵ اکائی۔ ۱۰ اکائی۔ ۲۰ اکائی (½ روپیہ) ۵۰ اکائی آدھا روپیہ ابھی ۲ اکائی ۵ اکائی اور ۱۰ اکائی کے سکوں کے لئے نام تجویز ہونے باقی ہیں۔ اعشاریہ سکے رائج ہونے کے بعد اعشاری اوزان اور ناپنے کے اعشاری پیمانے بھی رائج کئے جائیں گے تاکہ حساب میں آسانی رہے۔ نئے سکوں کے ایک طرف اشوک کے مینار کے بالائی حصہ کی تصویر ہوں گے جیسے آجکل نئے سکے پر بنے ہوئے ہیں۔ اور انگریزی میں گورنمنٹ آف انڈیا جو لکھا رہتا ہے اس کی جگہ بھارت سرکار لکھا جائے گا۔ سکہ کی پشت پر اشوک کے گھوڑے یا بیل کی تصویر بنائی جائے گی۔ اور انگریزی اور ہندسوں میں سکہ کی قیمت لکھی جائے گی۔

دنیا کے ۵۰ ممالک میں اس وقت اعشاریہ سکے رائج ہیں۔ کیونکہ ان سے حساب کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ماہرین کے بتلانے کے مطابق ہندوستان میں اعشاری سکے رائج کرنے کے لئے آج کل کا زمانہ مناسب ترین ہے۔ کیونکہ صنعتی دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں اعشاری سکے رائج کرنے کی کوشش سب سے پہلے ۱۸۴۴ء میں انگریزوں کی ہے۔ لیکن اس وقت یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔ حصول آزادی کے بعد ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۹ء میں یہ تجویز سامنے آئی۔ اس وقت اسے ملتوی کر دیا گیا اور اب پارلیمنٹ نے گذشتہ اجلاس میں اسے منظور کیا گیا ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

مالی سال رواں کے چار ماہ گذر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں جماعتوں کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے بلکہ بعض جماعتوں نے تو ابھی تک اسکے لئے کوئی توجہ نہیں کی جملہ عہدہ داران اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ چونکہ اب جلسہ سالانہ میں بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اور اس تقریب سعید کے اخراجات کا انحصار اس چندہ پر ہی ہے جو جلسہ سالانہ سے قبل ہر صورت ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے وہ مہربانی کر کے اس چندہ کی اب یکمشت وصولی کے لئے پوری کوشش فرماویں۔ اور اگر کوئی دوست اپنے حالات کی وجہ سے یکمشت نہ دے سکیں تو ان سے اس رنگ میں قسطوار وصولی کریں کہ جلسہ سالانہ سے قبل یہ چندہ سو فی صدی وصول ہو جائے اگر ابھی سے کوشش نہ کی گئی۔ تو محدود آمدنی والوں کے لئے چونکہ ادائیگی مشکل ہے اور اس طرح ان کے لئے نیکی سے محرومی کا باعث بن سکتا ہے اسلئے امید ہے کہ احباب اس لازمی چندہ کی جلسہ سالانہ سے قبل باشرح اور سو فی صدی ادائیگی کی طرف پوری توجہ فرما کر ثواب حاصل فرماویں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)